پی پی پی حکومت کی ستم رانیوں نے جب انسانوں کو تاریکیوں میں دھکیلنا شروع کر دیا اور محبتوں نے نفرتوں کا روپ دھار لیا اور انسانیت درندگی اور حیوانیت کے مہیب جبڑوں میں بلبلانے لگی تو پورے سندھ کے موت آسا سکوت کو ایک آواز نے یوں توڑا کہ سندھ کا باشعور اور شریف طبقہ بے نظیر کا اب نام بھی سننے کو تیار نہیں ٹی وی سکرین پر "اگنی دیوی" وزیراعظم کی تصویر آجائے تو وہ تھو تھو کہنے لگتے ہیں انہوں نے مہاجروں کے قتل عام کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرایا ہے مخدوم صاحب جو روز اول سے خاندانی وجاہتوں سمیت پی پی پی کے حلیف تھے وہ ۷۰ء کے لسانی فسادات میں بھی خاموش رہے مارشل لاء کے زمانے میں ہونے والی دہشت گردی پر بھی انہوں نے یوں اظہار خیال نہ کیا اب جبکہ خون مظلومی نے تاریکیوں کا مہیب سناٹا جنم دیا تو آستیں کا لہو چیخ اٹھا مگر حیرت تو اس بات کی ہے کہ ۷۰ء میں گرجنے برسنے والا سید زادہ حضرت پیر پگاڑا اب کیوں خاموش ہے وہ خاموش ہے یا مبہوت؟ بے بس ہے یا خوش؟ عقل و ہوش گم سم ہیں یا انتقام کی چپ نے منہ سی دیا ہے؟

میں شیعہ ہوں

ہفت روزہ زندگی ۱۸ تا ۲۴ مئی کے شمارہ میں ایرانی نژاد بیگم نصرت بھٹو کے ایک ڈیکلریشن کی فوٹو شائع کر کے بھٹو خاندان کی سبائیت کو طشت ازبام کیا اور وہ اس کاوش پر ہماری مبارک باد کے مستحق ہیں 14/2/81 کا یہ ڈیکلریشن مئی ۹۰ء میں چھپ جانا گو اتنی اہمیت کا حامل بھی نہیں تاہم ان حلقوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے جو مولوی سنی دیو بندی، بریلوی اہل حدیث اور صحابہ کی عظمتوں کے گیت گا کر اپنا آذوقہ بھی مہیا کرتے ہیں اور بھٹو خاندان کی سیاست و تدبر کے بھی قائل اور ہم نوا ہیں۔ گذشتہ الیکشن میں ان ظالموں نے اپنا ووٹ بھی کمل کر انہیں رافضیوں کو دیا اور ان کی کامیابی میں مسلک کا خون بھی شامل کیا یہاں تک کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت و مظلومیت بھی انہیں ان کے مکروہ اقدامات سے پیچھے نہ لا سکی بلکہ ان مذہبی تاجروں نے اندرون خانہ سازش کر کے ایسے لوگ آگے لانے کی کوشش کی ہے جو سیاسی چالیں چل کر مذہب کی سودا بازی کرنے کی مہارت رکھتے ہیں اور اس فن میں وہ دو حکومتوں سے "داد تحسین" پاچکے ہیں

ع دامن یار خدا ڈھانپ لے پردہ تیرا

ھمایوں سیف اللہ

جونیجو لیگ کے سرحدی ہیرو ہمایوں سیف اللہ بھی اپنی تمام تر بڑھکوں دعووں اور نعروں سمیت سرحدی آفتاب کی تمازتوں کے سامنے دم توڑ گئے اور ستانے کے لئے پی پی پی کے چتر شاہی کی گھنی چھاؤں تلے پناہ گیر ہو گئے اور بالکل اسی طرح جس طرح جونیجو ضیاء الحق دور کے "سیاسی ہیرو" بننے کے لئے آگے آئے مگر جلد ہی انہوں نے پینترا بدل کر اپنا ہدف ضیاء الحق کو ہی بنا لیا تھا ذرا جھک کر اس صدی کی تاریخ کے "کنوئیں" میں جھانکیں تو اس میں بہت سے سرمایہ دار جاگیر دار اور جدید سیاست کے مہرے کربل کربل کرتے نظر آئیں گے ۱۸۸۳ء سے ۱۸۹۷ء تک پھر ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۶ء کے دسمبر تک اور پھر ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۹ء تک اور ۱۹۱۲ء سے ۱۹۳۷ء کی لیگی قلابازیاں کہہ مکرنیاں اور سیاسی متھوں کی اشتری داستانیں اتنی طویل ہیں کہ ان کے ذکر خیر کے لئے بولا نشو، حمید اللہ قدسی، رئیس احمد جعفری اور ان کے افسانوی فرزند جعفر قاسی کو "ہماری نداء" کے ہزاروں صفحات خریدنا ہوں اور اس کے لئے "اقتداری حیلے" بھی تراشنا ہوں ہمایوں سیف اللہ کے "قابل فخر سیاسی" اکابر اقتدار کی لیلیٰ سے شب باشی کے لئے اپنے فرنگی باوا کے قدموں کی "خاک شفا" سونگھنے اور چومنے سے باز نہ آئے تو شیر پاؤ جوان سے بہتر مسلمان ہیں کے پاؤں پڑ گئے ہیں کوئی نئی بات نہیں اور اچنبھے کی بات